Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Analytical Study of the Concepts, Types and Ethics of Disagreement in the Light of Urdu Exegetical Literature

اختلاف کے مفاہیم واقسام اور آداب کا اردو تفاسیر کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Mr. Abdur Rafiq
PhD Research Scholar, Islamic Studies Department, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)
Dr. Ilyas Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Abstract
Differences of opinion are a natural phenomenon, reflecting the diversity and variety inherent in the universe. In human society, these differences appear in many forms—variations in color, race, and language; political disagreements; and legal disputes where lawyers present opposing arguments before a judge without provoking hostility. This study explores the concept, types, and etiquette of dissent in the light of Urdu exegetical literature. Adopting a qualitative, narrative approach, it examines "Adab"—the use of good words, gentleness in tone, and respectful conduct—and defines "Ikhtilaf" (Disagreement) as diverging from another's words, circumstances, or position. Two primary forms are identified: "Ikhtilaf Mamduh" (Praiseworthy Disagreement) and "Ikhtilaf Mazmum" (Blameworthy Disagreement). Minor differences should remain confined to their subject matter, avoiding stubbornness, and following the spirit of respectful discourse observed in the era of the Companions (R.A.). Conversations should be guided by gentleness, sincerity, and respect, free from selfish motives, and grounded in caution and piety.

Keywords: *Islamic Ethics, Disagreement, Exegetical Literature, Ikhtilaf Mamduhuh, Ikhtilaf Madmuhum.*

تمہید:

آداب اختلاف ایک نہایت اہم اور بصیرت افروز موضوع ہے، جو اسلامی علمی روایات اور اردو تفسیری ادب دونوں میں گہرے فکری اور اخلاقی پہلو رکھتا ہے، خاص کر موجودہ دور میں جہاں مذہبی، فکری، سیاسی اختلافات بہت زیادہ شدت اختیار کر گئے ہیں ۔یہ مطالعہ علمی گہرائی کا متقاضی بھی ہے، اور ساتھ ساتھ معاشرتی ہم آہنگی کے لئے بھی نہایت اہم ہے، اختلاف رائ ایک فطری چیز اور کائنات کی تنوع اور تقسیم کی عکاسی کرتا ہے، دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کے اختلافات موجود ہیں، انسان کی رنگ، نسل، اور زبان کی تغیر اور اختلاف، سیاسی لوگوں کا اختلاف، وکلاء کا اختلاف جو جج کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور جج ان کے اختلافات پر ناراض بھی نہیں ہوتے، اور ہر وکیل کو دلائل بیان کرنے کا خوب موقع بھی دیا جاتا ہے، اس طرح علم العلاج یعنی علاج معالجے کے علم میں بھی بڑا اختلاف پایا جاتا ہے، ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، اور یونانی، جو ان کے اصول ہی مختلف ہیں، چنانچہ ایلوپیتھی میں علاج بالضد ہوتا ہے اور ہیومیوپیتھی میں علاج بالمثل کیا جاتا ہے۔ پھر ہر طریقہ علاج میں مرض کی

تشخیص ،اس کے اسباب، دوا کی تجویز، دوا کی طریقہ استعمال پرہیز وغیرہ میں اختلاف ہوتا ہے، لیکن اس اختلاف پر کوئی اعتراض نہیں کرتا، اور نہ یہ اختلاف دیکھ کر کوئی علاج نہیں چھوڑ دیتا، اور علماء کا جو اختلاف ہے اس سے بہت کم درجہ رکھتا ہے کیونکہ اس کے اصول تو متحد ہیں، اور اس کے باوجود اس اختلاف کو برا سمجھا جاتا ہے۔ اصل میں یہ دین سے بے توجہی اور بے رغبتی ہے ،جسمانی علاج کی اہمیت ہمارے سامنے ہے اس لئے ڈاکٹروں کا اصولی اختلاف علاج سے مانع نہیں بنتا اور اس کے برعکس روح کی علاج میں علماء کرام کا فروعی اختلاف حیلہ بنایا جاتا ہے۔[i] قرآن وسنت بھی اس کی گواہی کرتا ہے، کہ بعض فروعی مسائل میں اختلاف کی گنجائش موجود ہے، اس میں اہم بات یہ ہے کہ یہ اختلاف حق کی تلاش اور علم اور تحقیق کی بنیاد پر ہو، اس میں ذاتی تعصبات، خواہشات، اور گروہ بندی کی اثر دخل اندازنہ ہو۔ زیر مطالعہ مضمون میں اس بات کو اجاگر کیا گیاہے کہ اردو تفسیری ادب میں علمی اختلاف کو کس نوعیت میں پیش کیا گیا ہے ،اور آداب اختلاف کی رعایت رکھنے کی کس حد تک تلقین کی گئی ہے۔ اور فقہی، سیاسی، اور فکری اختلاف کو کس انداز میں پیش کیا ہے۔

سب سے پہلے آداب اختلاف کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم اردو تفسیر ادب کی روشنی میں پیش کیے گئے ہیں اور بعد از آں اس کے اقسام اور مختصراً اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔

آداب اختلاف کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق:

آداب اختلاف کی لغوی تحقیق:

آداب عربی لفظ ادب کی جمع ہے، اور یہ ثلاثی مجرد کے ابواب سے بطور مصدر استعمال ہوتا ہے، اور اردو میں اس کا استعمال بطور حاصل مصدر ہوتا ہے، ثلاثی مجرد کے دو ابواب میں سے یہ مستعمل ہوتا ہے، ایک باب کَرَمَ یَکرُمُ، سے اور دوم ضَرَبَ یَضرِبُ سے ،جب یہ کَرَمَ یَکرُمُ سے مستعمل ہو تو اس کا مصدر ،اَدَباً، آتا ہے، جس کا معنی ہے ادب والا ہونا، اور اسی سے ادیب ہے، اور جب یہ باب ضرب یضرب سے مستعمل ہو، تو اس کا مصدر ،اَدباً، یعنی دال پر جزم کے ساتھ ہوتا ہے، جس کا معنی دعوت، اور دعوت کے کھانا تیار کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، اور جب یہ لفظ ابواب مزید سے مستمل ہو تو باب تفعیل سے اس کا معنی، علم سکھلانے، اور باب استفعال اور باب تفعل سے، اس کا معنیٰ ادب سیکھنے، اور ادب والا ہونا، کے معنیٰ میں آتا ہے۔[ii]

پس ادب کی لغوی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی، کہ ادب علم سکھانے، اور دعوت دینا یعنی خیر اور نیکیوں کی طرف بلانا ادب کہلاتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں، ادب کا استعمال، کسی کی بزرگی، عظمت اور مراتب کا لحاظ رکھنا، احترام تعظیم، بہتر طریقے اور سلیقے کے ساتھ کسی کے ساتھ ملنے کا نام ادب کہلاتا ہے۔

ادب کا اصطلاحی تحقیق:

- علماء کرام اور محققین نے ادب کی مختلف تعریفات کی ہے، لیکن اردو تفسیری ادب میں مفسرین کی تحقیق اور اشارات سے اس کی جو جامع تعریفات معلوم ہوتی ہیں اس کا خلاصہ یہ ہے، اچھی باتیں، لب ولہجہ میں نرمی، الفاظ میں توقیر اور تکریم کا خیال رکھنا، ادب کہلاتا ہے۔[iii]
- اسلامی معاشرے کی ذہنی واخلاقی تربیت، اسلامی قوانین کی پاسداری، مسلمانوں کی حقوق کی نگہداشت ادب کے زمرے میں آتے ہیں۔[iv]
- نرم گفتگو، تعظیم و تکریم، توقیر اور احترام تواضع اور انکساری کے ساتھ برتاؤ کرنا ادب کہلاتا ہے۔[v]
- اچھی نرم باتیں، عاجزی اور تواضع کے ساتھ پیش آنا، ادب ہے۔[vi]
- وہ حسن کلام جو عام انسانی گفتگو سے الگ ہو اور مخاطب پر اثر کریں ادب کہتے ہیں۔[vii]
- ادب سے مراد مذموم کاموں کو ترک کرنا اور حسن اخلاق کو اپنانا ادب کہلاتا ہے۔[viii]
- کارڈ ڈینل نیومن کہتا ہے کہ انسانی، احساسات، افکار اور خیالات کا اظہار تحریری یا زبانی طور پر ادب کہلاتا ہے۔[ix]
- نارمن جودک کہتا ہے کہ تحریری طور پر حسن ترتیب سے لکھے گئے کلام کہ پڑھنے والے کو مسرت حاصل ہوتی ہے ادب کہلاتا ہے۔[x]

مذکورہ تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ادب جس طرح زبان کی حسن گفتگو کا نام ہے تو اس طرح تحریری طور پر کلام میں حسن اور ترتیب پیدا کرنا، کہ مخاطب پر اس کا حسن اثر ہو، ادب کہلاتا ہے۔

اختلاف کی لغوی اور اصطلاحی معنیٰ:

اختلاف عربی زبان کا لفظ ہے اور یہ باب افتعال سے مصدر ہے، اس کا اصل مادہ، خ، ل، ف، ہے۔ جس کا معنی عدم موافقت ہے
[xi]۔

اصطلاحی معنیٰ:

اختلاف کا اصطلاحی معنی کسی کی باتوں، احوال یا موقف سے الگ راستہ اختیار کرنا اختلاف کہلاتا ہے۔[xii] علامہ جرجانیؒ نے اختلاف کی تعریف یوں فرمایا ہے۔،،اختلاف وہ آویزش ہے جو دو فریقین کے درمیان اثبات حق اور ابطال باطل کے لئے ہو۔،،[xiii]

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وَلَو شَاءَ رَبُکَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمۃً وَاحِدۃًوَلَا یَزَالُونَ مُختَلِفِینَ۔[xiv]

اگر تمہارا رب چاہتا تو سب کو ایک امت بنا دیتا، مگر وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔

علم خلاف کی وضاحت: خلاف میں تحقیق حق کی بجائے، شخصی اغراض اور مقاصد اور نفس کا غلبہ ہوتا ہے جو ہمیشہ باعث شر اور فساد ہوتا ہے۔اور علماء کرام نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے۔

خلاف، کسی دوسرے فقیہ کی رائے، مسائل مستنبط اور نقطہ نظر کے خلاف بلا کسی مستند دلیل کے اس سے مختلف مسائل کے باطل ٹھرانے اور اپنی رائے قائم کرنے کو، علم خلاف، کہلاتا ہے۔[xv] بعض علماء کرام نے خلاف اور اختلاف میں فرق ذکر کیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صالح بن عبد اللہ فرماتے ہیں، کہ بعض علماء کرام نے ان دونوں میں بہ تکلف فرق کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن ان دونوں کے درمیان کوئی قابل اعتبار فرق نہیں ہے۔[xvi]

علم الاختلاف:

لفظ اختلاف کے بعد علم الاختلاف کی وضاحت کرنا بھی ضروری ہے۔ڈاکٹر صالح بن عبد اللہ بن حمید، لکھتے ہیں۔ کہ علم الاختلاف سے مراد ان مسائل کا علم ہے جن میں اجتہاد جاری ہوتا ہے، خواہ وہ پیش آمدہ رائے صحیح ہو یا غلط۔[xvii]

اختلاف کے اقسام:

اختلاف (disagreement) کی کئی اقسام ہیں، لیکن اولاً اور بنیادی طور پر اس کے دو قسمیں ہیں۔ اختلاف مقبول (جائز)، اور اختلاف مذموم۔ اس کے علاوہ ایک اختلاف ممدوح کا اصطلاح بھی ہے۔

اختلاف ممدوح: اختلاف ممدوح سے مراد اہل کتاب اور مشرکین کی باطل نظریات سے اختلاف رکھنا اختلاف ممدوح ہے۔

اختلاف مقبول (جائز):

جو اختلاف علمی بنیادوں اور حق کی تلاش کے لئے ہو، اس میں کوئی ذاتی مفاد اور خواہشات کا دخل نہ ہو، اختلاف مقبول کہلاتا ہے۔ یہ اختلاف اجتہادی مسائل میں مجتہدین اور فقہاء کرام کا ہے۔

قرآن وسنت کی اصولوں کے مطابق استدلال اور اختلاف کرنے میں کوئی قباحت نہیں، بشرطیکہ کہ یہ اختلاف کی حدتک محدود ہو، اور تفرقہ اور ڈلہ بازی کی صورت اختیار نہ کریں۔ ائمہ عظام، اماشافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ وغیرہ کے درمیان اختلاف تفرقہ اور نزاع کی بنیاد پر نہیں تھا بلکہ قرآن وسنت کی دلائل کی روشنی میں تھا، اور یہی اختلاف دنیا کی رونق اور خوبصورتی ہے۔

گلہائے رنگارنگ سے ہے رونق چمن

اے ذوق اس چمن کو ہے زیب اختلاف سے ![xviii]

اختلاف مذموم:

اس سے مراد وہ اختلاف ہے جو حق کی تلاش اور علمی بنیادوں پر نہ ہو بلکہ ،خود غرضی،خواہشات، آپس میں ضد اضدی ،ہوا پرستی کی بنیاد پر ہو اور اس کا منشاء حب دنیا، اور حسد کے علاوہ کچھ نہ ہو۔[xix]

اختلاف تضاد کی تعریف:

اختلاف تضاد کی تعریف علماء کرام نے یوں فرمایاہے کہ وہ اختلاف جس میں مختلف اقوال جمع نہیں ہوسکتے بلکہ یہ ایک دوسرے کے متضاد اور الٹ ہوتے ہیں۔ یہ کبھی بھی آپس میں جمع اور اکھٹے نہیں ہوسکتے جیسے دن اور رات جو ایک دوسرے کے متضاد ہیں ۔یہ اختلاف اصول میں ہوتا ہے، جیسے اہل السنت والجماعت اور فرقہ باطلہ کا اختلاف۔

اختلاف مذموم کی بہت سی صورتیں ہیں، جن بعض زیادہ قابل مذمت ہیں۔ مثلا جیسے مومن اور کافر ہونے کا اختلاف۔ هذانِ خصمانِ اختَصَمُوا۔[xx] یہ دو فریق جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔

یعنی اہل کفر اور اہل ایمان کے آپس میں اختلاف ہے، اور اس اختلاف کی وجہ سے آپس میں جنگ، جھگڑے اور قتل اور قتال بھی ہے، مومنین تو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے لڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توحید پر ڈٹے رہتے ہیں، اور مشرکین اور کافر جو کسی درجہ میں اللہ تعالیٰ کی خالقیت اور مالکیت تسلیم کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذات اور صفات میں اللہ تعالیٰ کے مخلوق شریک ٹھراتے ہیں ،وہ بھی اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کے لئے لڑتے ہیں۔[xxi]

اس کے علاوہ بدعتیوں اور نفس پرستوں کا اختلاف، جیسے معتزلہ اور خوارج جنہوں نے مسلمانوں کی جماعت کے خلاف بغاوت کی

۔

اسطرح اعتقاد جازم کے ساتھ مسلک مخالف کو قطعا باطل ٹھرانا، یہاں تک کہ اس کی بنیاد پر ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی فتوی بازی، بھی اختلاف مذموم کی ایک بدترین شکل ہے۔ حالانکہ اختلاف چند ایسے میں ہے جن میں اجتہاد اور وسعت نظر کی

گنجائش ہے۔ قائلین تقلید اور منکرین تقلید کا اختلاف بھی اس قسم کی اختلاف کی ایک کڑی ہے۔ نماز اور اس کی بعض افعال اور ہئیتوں کے بارے میں اختلاف جیسے رفع الیدین اور عدم رفع الیدین وغیرہ میں ایک دوسرے کے خلاف فتوی بازی، اور شدت سے کام لینا بھی اختلاف مذموم کی ایک قبیح اور ناپسندیدہ صورت ہے۔[xxii]

اختلاف مقبول کی اقسام:

اختلاف تنوع (Disagreement in variety)

یہ وہ اختلاف ہے جس میں مختلف اقوال یا افعال سب درست اور قابل قبول ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر نماز میں رفع الیدین کرنا یا نہ کرنا دونوں سنت سے ثابت ہیں۔

اس اختلاف میں کوئی قول دوسرے کی نفی نہیں کرتا بلکہ سب ایک ہی حقیقت کے مختلف پہلو ہوتے ہیں۔

اختلافِ اجتہادی:

اس سے مراد وہ اختلاف ہے، کہ جب مجتہدین کسی شرعی مسئلے میں، قرآن وسنت کی روشنی میں مختلف نتائج پر پہنچیں، یہ اختلاف دلائل کی روشنی میں ہوتا ہے یہ کسی مجتہد کی ذاتی خواہش یا تعصب کی بناء پر نہیں ہوتے۔ فقہ اسلامی میں اس اختلاف کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے، کہ جب کوئی شخص اپنی عورت جس کی ساتھ صحبت یا خلوت صحیحہ کی ہو طلاق دیں اور وہ حمل والی نہیں ہو اور ذوات الحیض میں سے ہو، تو قرآن کریم میں اس کی عدت کے متعلق، ثلاثۃ قروء، لفظ ذکر ہے، اب لفظ، قروء، کا معنی حیض بھی ہے اور طہر بھی ہے اور یہ دونوں اس کے حقیقی معنی ہے، تو اس وجہ علماء کرام نے قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہاد کرکے بعض نے اس سے حیض مراد لیا ہے اور دیگر نے طہر مرراد لیا ہے۔

اس طرح اس آیت کی حکم میں یہ بھی اختلاف ہے، حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، ابن مسعودؓ، حضرت علیؓ کی رائ یہ ہے کہ جب عورت تیسرے حیض سے فارغ ہو کر نہا نہ لے، اس وقت تک طلاق بائن نہ ہوگی اور شوہر کو رجوع کا حق باقی رہے گا اور فقہاء احناف نے اسی رائے کو قبول کیا ہے۔ اور حضرت عائشہؓ، ابن عمر اور زید بن ثابتؓ کی رائے یہ ہے کہ تیسری بار حیض آتے ہی شوہر کا حق رجوع ساقط ہو جاتا ہے۔ اور اسی قول کو فقہاء شافعیہ اور اور مالکیہ نے اختیار کیا ہے۔[xxiii]

اختلاف قراءت:

قرآن کریم کی مختلف قراءتیں جو سب متواتر اور صحیح ہیں، اور صحابہ کرامؓ سے منقول ہیں اس کی وجہ سے بھی احکام میں اختلاف آتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے درمیان ایک موقعہ پر قراءت میں اختلاف ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں درست ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ قرآن سات قراءت کے ساتھ نازل ہوا ہے، پس پڑھو اس میں سے جو آسان ہو۔[xxiv]

فہم اور تعبیر میں اختلاف:

بعض اوقات نصوص کی فہم اور تعبیر کی وجہ سے اختلاف ہوتا رہتا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو بنو قریظہ کو بھیجتے ہوئے فرمایا، لا يصلين احدالعصر الا فی بنی قریظہ، کہ تم میں سے کوئی بھی عصر کی نماز ادا نہ کریں مگر بنو قریظہ میں۔ جب راستے میں نماز عصر کا وقت آپہنچا، تو بعض صحابہ کرامؓ نے وہاں پر نماز اداء کی اور آپ ﷺ کے حکم کے ظاہر کے موافق عمل نہیں کی، اور آپ ﷺ کی اس ارشاد کا مطلب یہ بیان کی کہ آپ ﷺ کا مقصد جلدی سے بنو قریظہ پہنچنا ہے، اور نماز کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم کو دیکھ کر کہ ہم نے نماز کو مومنوں پر بروقت فرض فرمایا ہے عمل کیا اور دیگر صحابہ کرامؓ بنو قریظہ پہنچ کر نماز تاخیر سے اداء کی، اور وہ اس پر اصرار کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے تاکید کے ساتھ یہ فرمایا ہے کہ تم بنو قریظہ ہی میں نماز عصر اداء کریں گے۔ جب آپ ﷺ کو اس کا تذکرہ ہوا تو دونوں جماعتوں کی تائید اور تصویب کی ۔[xxv]

اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مجتہدین کے اختلاف میں کوئی جانب گناہ یا منکر نہیں ہوتی کہ جس پر ملامت کی جائے۔ یعنی علماء امت نے جو اصول وضع کئے ہیں، ایک مجتہد کہ جس میں اجتہاد کی صلاحیت موجود ہو اجتہاد کرکے ایک مسلہ پیش کریں اور اس کے مقابل دوسرا مجتہد اس کا الگ روح پیش کریں، تو ان دونوں فریقوں کو اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کرنے میں ثواب لکھا جاتا ہے ۔[xxvi]

اختلاف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف، اقسام اردو اردو تفسیری ادب کی روشنی میں مختصراً بیان کئے گئے اب چند تفاسیر کی اقتباسات اور تجزیہ پیش کر رہا ہوں۔

اقتباس از تفسیری مظہری:

امام مظہریؒ لکھتے ہیں، کہ علماء سلف کے درمیان بعض آیات کی تفسیر میں اختلاف پایا جاتا ہے، مگر یہ اختلاف تضاد نہیں بلکہ تنوع ہے، اور ہر قول اپنی جگہ معتبر اور درست ہے،، بشرطیکہ وہ اصول تفسیر اور لغت عرب کے مطابق ہو۔،،[xxvii]

ادب اختلاف کا منہج اور تجزیہ:

اس اقتباس سے چند نکات واضح ہوتے ہیں۔۔

- اس اقتباس سے اختلاف تنوع کی اثبات ہوتی ہے کہ مختلف اقوال ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتے بلکہ فہم کے مختلف زاویے ہیں۔
- اس سے علماء سلف کے احترام کا پہلو نمایاں ہے، جو آداب اختلاف کی بنیادی روح ہے۔
- اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی، کہ اختلاف صرف اسی وقت معتبر ہے جو علمی بنیادوں پر ہو، اور اصول تفسیر اور لغت عرب کو معیار قرار دیا گیا ہے۔

نتیجہ:

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کا منہج ہمیں یہ سکھاتا ہے، کہ

- اختلاف کو علمی ارتقاء کا ذریعہ سمجھا جائے، نہ کہ نزاع کا سبب
- ہر رائے کو دلیل اور اصول کی کسوٹی پر کھا جائے۔
- مخالف رائے کو عزت دی جائے، اور اس کے پس منظر کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

اقتباس از تفسیر انوار البیان:

تفسیر انوار البیان میں مولانا مفتی محمد عاشق الہیؒ لکھتے ہیں۔ قرآن وسنت کے اصول وفروع کو سامنے رکھ کر مجتہدین اجتہاد کریں ، خالص اپنی ذاتی رائے اور ذاتی خیال معتبر نہیں۔ پھر ان کے اجتہاد پر غلطیوں کا بھی امکان ہے، اس لے مجتہدین کا آپس میں اختلاف ہے، باوجود غلطیاں ہو جانے کے ثواب پھر بھی ملتا ہے، کیونکہ یہ حضرات اجتہاد دینی ضرورت سے اللہ تعالی کی رضاء کے لئے کرتے ہیں۔ [xxviii]

ادب اختلاف اور منہج اور تجزیہ:

- اس اقتباس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اجتہاد قرآن وسنت کے اصولوں کی روشنی میں چاہیے۔
- اختلاف اور اجتہاد میں قرآن وسنت سے ہٹ کر اپنی رائے معتبر نہیں۔
- اجتہاد میں غلطیوں کے باوجود ثواب ملتا ہے۔
- اجتہاد اور اختلاف دینی ضرورت کے پیش نظر ہونا چاہیے۔
- اس اقتباس سے ثابت ہو گیا کہ اختلاف جائز اور ممدوح ہے۔

- اختلاف اصول اور آداب اختلاف کے روشنی میں ہونا چاہیے۔
- اختلاف محض دینی ضروت اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر ہونا چاہیے۔

نتیجہ:

- اجتہاد اور اختلاف دینی ضروت سمجھا جائے نہ کہ نزاع اور فساد کا۔
- ہر اختلاف اور رائے کی کسوٹی قرآن وسنت کی اصول ہیں۔
- مخالف کی رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے، کیونکہ ہر مجتہد کا کام باعث ثواب ہے۔
- مجتہد کی رائے کو دلائل کی روشنی میں جانچنا چاہیے۔ اپنی ذاتی رائے اور تعصب سے اجتناب کر چاہیے۔

اقتباس از تفہیم القرآن:

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں، کہ ناواقف لوگوں کے دلوں میں اکثر کھٹکتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اختلافات کو مٹانے اور نزاعات کا سد باب کرنے ہی کے لئے بھیجے تھے اور ان کی آمد کے باوجود اختلافات اور نزاعات ختم نہ ہوئے۔[xxix]

ادب اختلاف، منہج اور تجزیہ:

- اصول میں سب انبیاء کرام متفق تھے البتہ فروغ میں اختلاف انبیاء کرام میں بھی موجود تھے۔
- اختلافات کو روک دینا اور اور نوع انسانی کو ایک خاص راستے پر بزور چلانا اللہ تعالیٰ کی مشیت ہی میں نہ تھا۔
- اگر بدست زور نوع انسانی کو ایک خاص راستے پر چلانا تھا تو پھر انسان کی کیا مجال تھی کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے خلاف چلتا۔
- اصول میں اختلاف صرف غیر مسلم ہی کرتے ہیں، جو متبعین حق اور مسلمان ہیں وہ اصول یعنی عقائد میں متفق اور متحد

  ہیں۔
- عوام الناس کے ذہن میں جو بات زیر گردش ہے کہ آخر یہ اختلافات کیوں ہے اور یہ ختم کیوں نہیں ہوتے، تو اس اقتباس میں اس کی بھر پور جواب دیا گیا ہے۔

نتیجہ:

- اختلاف ایک فطری چیز ہے۔

- فروعی اختلافات سبب نزاع اور انتشار نہیں۔
- علماء کرام کے مجتہدانہ اختلافات کے متعلق عوام الناس غلط فہمیوں میں مبتلاء نہ رہیں بلکہ یہ امت کے لئے باعث رحمت اور وسعت سمجھے۔

اقتباس دوم از تفسیر تفہیم القرآن:

جب مسلمان دین کی اساسی تعلیمات اور اس کے اقامت کے نصب العین سے ہٹے، اور ان کی توجہات جزئیات و فروع کی طرف منعطف ہو جائے، تو لازماً تفرقے اور اختلافات رونما ہو جائے گے۔[xxx]

ادب اختلاف منہج اور تجزیہ:

- مسلمان کا اصل مقصد دین اسلام کی اساسی تعلیمات اور اقامت دین ہے۔
- جزیئات کو اصل مقصد ٹھہرانا اور اس پر بحث مباحثہ کرنا تفرقے کا سبب بنتا ہے۔
- جزیئات کو صرف جزیئات کی حد تک محدود رکھنا چاہیے۔
- جزیئات باعث انتشار و نزاع نہیں بنانا چاہیے۔
- جزئیات میں اختلافات جائز ہے، لیکن اس کو مقصد حیات نہیں سمجھنا چاہیے۔

نتیجہ:

- جب مذکورہ اقتباس کے اصولوں پر عمل کیا جائے تو معاشرہ افتراق اور انتشار سے بچ سکتی ہے۔
- دین کی بنیادی اور اساسی تعلیمات ہی تفرقے اور انتشار سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔
- فروعی اختلافات جائز ہے، لیکن اس سبب نفرت اور فساد ٹھہرانا دین کی ترویج میں روکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں۔

اختلاف کے مختلف اقسام، اقتباسات اور تجزیات اختصار کے ساتھ ذکر کئے گئے، اب آداب اختلاف کے چند اصول اور ضوابط اردو تفسیری ادب کی روشنی میں اختصار کے ساتھ ذکر کر رہا ہوں۔

1. فروعی اختلافات میں زیادہ گفتگو کی بجائے، اصل مقصد قرآن و سنت کی ترویج کے لئے کوشاں رہنا چاہیے۔
2. فروعی اختلافات کو اختلافات کی حد تک محدود اور اس میں ضد ہٹ دھرمی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور اس کو اس انداز میں رہنے دینا چاہیے جس طرح صحابہ کرامؓ کے عہد زمانہ میں تھا۔
3. گفتگو نرمی، نیک نیتی، اور احترام کے ساتھ کرنا چاہیے۔

4. تحریر میں بھی الفاظ کا چناؤ بہتر طریقے سے کرنا چاہیے، تا کہ مخاطب رائے قبول کریں یا اس کے سامنے اچھے رائے پیش ہو جائے۔
5. نفسانیت سے دور رہنا، احتیاط اور تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔
6. اخلاق عالیہ، حلم وبردباری عفو درگزر کو مضبوطی سے تھامے رہنا چاہیے۔
7. بااخلاق، صابر اور مستقل مزاج ہونا چاہیے۔
8. جانب حق کو تسلیم کرنا، اور اپنے رائے سے رجوع کرنا چاہیے۔
9. بغیر تحقیق کے فتویٰ بازی سے اجتناب کرنا چاہیے، تحقیق کے بعد بہتر اور اچھے انداز میں اصلاح کی کوشش کرنا۔
10. تنقید کی بجائے زیادہ توجہ بہتر طریقے سے اصلاح پر مرکوز کرنا۔
11. بدگمانی اور تجسس سے اجتناب۔
12. غصہ نہ کرنا، اور معاف کر دینا۔[xxxi]

نتائج:

1. اردو تفسیری ادب میں آداب اختلاف کو جابجا بیان کیا گیا ہے۔
2. اردو دان مفسرین کے نزدیک اختلاف کے متعدد اقسام ہیں۔
3. اردو تفسیری ادب میں شریں زبانی، صبر وحلم، علمی رویہ، تحقیق اور مثبت علمی تنقید کو آدابِ اختلاف میں شمار کیا گیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

[i]۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عثمان غنیؒ، نصر الباری شرح اردو صحیح البخاریِ جلد 1 ص 259، ناشر مکتبۃ الشیخ کراچی، سن طباعت، اگست 2016۔

[ii]۔ مولانا عبد الحفیظ، بلیاوی، المنجد، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور۔

[iii]۔ حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنیؒ، تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد 5 ص 326، ادارۃ تالیفات اشرفیہ، ملتان، پاکستان، سن اشاعت، 1434ھ۔

[iv]۔ مولانا مودودیؒ، تفہیم القرآن، جلد 2 ص 610، ادارہ ترجمان القرآن لاہور،۔

[v]۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، معارف القرآن، جلد 4 ص 471، مکتبۃ المعارف، دار العلوم الحسینیہ، شھدادپور، سندھ پاکستان، سن طباعت 1442ھ۔

[vi] ۔حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی، مجددی، پانی پتی، مترجم مولانا سید عبد الدائم الجلالی، تفسیری مظہری (اردو) ص38،39 جلد ہفتم، ناشر دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، سن طباعت 1999ء۔

[vii]۔ مولانا مودودیؒ، اسلامی ادب ص 3، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی، سن طباعت مئی 1990ء۔

[viii]۔ علامہ ناصر الدین، البانی، مترجم مولانا سعید الرحمن ہزاروی، صحیح آداب واخلاق، ص 13، مکتبہ بیت السلام لاہور۔

[ix]۔ آزاد دائرۃ المعارف۔

[x]۔ حوالہ بالا

[xi]۔ مولانا عبد الحفیظ بلیاویؒ، المنجد ص 218، مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور۔

[xii]۔ڈاکٹر طہٰ جابر فیاض العلوانی، اسلام میں اختلاف کے اصول اور آداب، ص 23، ناشر، الفرقان ٹرسٹ، خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، پاکستان۔ س

[xiii] ۔ڈاکٹر صالح بن عبد اللہ بن حمید، ادب الخلاف اردو ترجمہ سلیقہ اختلاف، ص 8، ناشر وزارت اسلامی واوقاف ودعوۃ وارشاد مملکت سعودی عرب، 1419ھ۔

[xiv]۔ سورۃ ھود 118۔

[xv] ۔ڈاکٹر اسرار احمد، مرتب، حافظ خالد محمود حضر، لیفٹیننٹ کرنل (ر) عاشق حسین، بیان القرآن سورۃ ھود آیت 118، ص 98، ناشر انجمن خدام القرآن، خیبر پختونخوا، پشاور۔ اسلام میں اختلاف کے اصول وآداب، ص 24۔

[xvi]۔ ادب الخلاف اردو ترجمہ سلیقہ اختلاف، ص 9۔

[xvii]۔ ادب الخلاف اردو ترجمہ سلیقہ اختلاف، ص 8۔

[xviii]۔ بیان القرآن حوالہ بالا۔

[xix] ۔ شیخ التفسیر والحدیث مولانا الحافظ محمد ادریس کاندھلویؒ، معارف القرآن جلد 1 ص 406، ناشر مکتبۃ المعارف، سندھ، پاکستان، سن طباعت 1999ء۔

[xx]۔ سورۃ حج۔ 19۔

[xxi]۔ تفسیر انوار لبیان جلد 6 ص 191۔

[xxii]۔ ادب الخلاف اردو ترجمہ سلیقہ اختلاف، ص 12۔

[xxiii]۔ تفسیر تفہیم القرآن جلد ص 173،174۔

[xxiv] ۔امیر المؤمنین فی الحدیث، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری جلد 2 ص 1450 حدیث نمبر 4992، مکتبۃ البشریٰ کراچی 2023۔

[xxv]۔ مفتی محمد شفیعؒ، معارف القرآن، جلد 7 ص 116،117۔

[xxvi]۔ حوالہ بالا۔

[xxvii]۔ پانی پاتیؒ، حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتیؒ، جلد 1 ص 32 ص، دارالاشاعت کراچی، سن طباعت 1999ء۔

[xxviii]۔ تفسیر انوار البیان، جلد 2 ص 354۔

[xxix]۔ تفسی تفہم القرآن جلد 1 ص 196۔

[xxx]۔ تفسیر تفہیم القرآن، جلد1 ص276۔

[xxxi]۔ شیخ التفسیر، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، معارف القرآن، جلد7 ص209 تا2015۔ تفسیر انوار البیان، جلد8 ص495۔